20 جولائی، 2012ء

بینکوں نے گذشتہ مالی سال کے دوران ہدف سے زائد زرعی قرضے فراہم کئے

بینکوں نے گذشتہ مالی سال 12-2011ء کے دوران ہدف سے زائد زرعی قرضے فراہم کئے۔ بینکوں نے 12-2011ء کے دوران 293.8 بلین روپے کے زرعی قرضے فراہم کئے جو پورے مالی سال کے لئے ایگریکلچرل کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی (اے سی اے سی) کی جانب سے تجویز کردہ 285 بلین روپے کے ہدف سے 8.8 بلین روپے زیادہ (سالانہ ہدف کا 103 فیصد) اور 11-2010 میں دیئے گئے 263.0 بلین روپے کے زرعی قرضوں کے مقابلے میں 11.7 فیصد زیادہ ہے۔

پانچ بڑے کمرشل بینکوں نے مالی سال 12-2011ء کے دوران مجموعی طور پر 146.3 بلین روپے کے زرعی قرضے فراہم کئے جو ان کے سالانہ ہدف (141 بلین روپے) کا 103.7 فیصد اور اس سے پہلے کے مالی سال (11-2010) کے دوران ان بینکوں کی جانب سے زرعی شعبے کو فراہم کردہ 140.3 بلین روپے کے قرضوں کے مقابلے میں 4.3 فیصد زیادہ ہیں۔ نیشنل بینک آف پاکستان (NBP)، حبیب بینک لمیٹڈ (HBL)، ایم سی بی بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ (ABL)، اور یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ (UBL) نے اپنے سالانہ ہدف سے زائد قرضے فراہم کئے اور ان کی جانب سے زرعی قرضوں کی فراہمی ان کے انفرادی ہدف کے بالترتیب 106.0 فیصد، 103.5 فیصد، 103.3 فیصد، 102.8 فیصد اور 100.7 فیصد رہی۔ اسپیشلائزڈ بینکوں میں زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (ZTBL) نے مالی سال 12-2011ء کے دوران 66.06 بلین روپے کے زرعی قرضے فراہم کئے جو اس کے 70.1 بلین روپے کے سالانہ ہدف کا 94.2 فیصد ہے جبکہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ (PPCBL) نے 8.5 بلین روپے کے زرعی قرضے فراہم کئے جو اس کے سالانہ ہدف (7.6 بلین روپے) کا 112.1 فیصد ہے۔

بحیثیت مجموعی 14 ملکی بینکوں نے 60.9 بلین روپے کے زرعی قرضے فراہم کرکے اپنے ہدف (54.1 بلین روپے) کا 112.5 فیصد حاصل کیا۔ درج ذیل بینکوں نے زرعی قرضوں کے اجرا کے سالانہ اہداف سے بھی زائد قرضے جاری کیے (حاصل شدہ اہداف قوسین میں درج ہیں): بینک آف خیبر (174.6 فیصد)، بینک الحبیب (147.6 فیصد)، فیصل بینک (136.7 فیصد)، سونیری بینک (132.4 فیصد)، این آئی بی بینک (104.1 فیصد)، اور عسکری بینک (100.4 فیصد)۔ بقیہ بینک اپنے سالانہ اہداف پورے نہ کرسکے۔

مالی سال 12-2011ء کے دوران 5 مائکروفنانس بینکوں نے بحیثیت مجموعی 12.1 بلین روپے کے زرعی قرضے جاری کیے جو ان کے سالانہ ہدف 12.2 بلین روپے کا 99.3 فیصد بنتا ہے۔

یاد رہے کہ بینک زرعی قرضوں کے اجرا کے اہداف پورے کرنے میں مالی سال 09-2008ء سے ناکام چلے آرہے تھے۔ جون 2012ء میں ختم ہونے والے مالی سال کے دوران زرعی قرضوں کے اجرا کا ہدف پورا کرنا اس تناظر میں بھی نہایت مشکل تھا کہ 2010ء کے تباہ کن سیلاب اور 2011ء میں صوبہ سندھ میں شدید بارشوں کی بنا پر نجی شعبے کے مجموعی قرضے میں مسلسل کمی کا رجحان رہا اور بڑے بینکوں کے غیر فعال زرعی قرضے بڑھ گئے تھے۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے ایگری کلچرل کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی کے طے کردہ ہدف 285 بلین روپے کو حاصل کرنے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی اور ہر ممکن کوشش کی۔ اسٹیٹ بینک کے حکام کی کوششوں سے نہ صرف بینکوں کو اپنا سالانہ ہدف حاصل کرنے میں مدد ملی بلکہ وہ اس ہدف سے زائد قرضے دینے کے قابل رہے۔ ان کوششوں میں فصلی قرضے کے بیمہ دعووں کا تیزی سے تصفیہ، ریونیو کے صوبائی محکموں کے ساتھ قریبی رابطہ تاکہ زراعت سے متعلق اہم اضلاع میں 'ون ونڈو آپریشن' کے ضمن میں ریونیو کی کارروائیاں بروقت مکمل کی جائیں، کاشت کاروں کی آگاہی کے لیے مالی خواندگی کے پروگراموں کا گراس روٹ لیول پر انعقاد اور اہداف پورے کرنے کے حوالے سے بینکوں کی اعلیٰ انتظامیہ اور ان کے زرعی شعبوں کے سربراہوں کے ساتھ فالو اپ شامل ہیں۔ علاقائی اہداف کی نگرانی میں ایس بی پی ایس سی کے دفاتر کا کردار بھی معاون رہا۔

:☆☆☆☆: